Regd. No. 5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل ربوہ

روزنامہ — قیمت سالانہ ۲۵ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، فی پرچہ ۱۱ر

ٹیلیفون نمبر ۱۹

یوم: چہار شنبہ — ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

جلد ۴۶/۱۱ — ۲ اخاء ۱۳۳۶ ہش — ۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء — نمبر ۲۳۲


## مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو ایک قسم کے پولیس راج کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

### یہ پولیس راج اُن پر غیر ملکی فوجوں کی مدد سے مسلط کیا گیا ہے

### اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون کی تقریر

نیویارک یکم اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون نے کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو بتایا کہ مقبوضہ کشمیر کے بے بس عوام کو ایک ایسے پولیس راج کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو غیر ملکی فوج کی مدد سے ان پر مسلط کیا گیا ہے یہ بات انہوں نے عالمی امور کی بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہی انہوں نے کہا طاقتور قوموں کو اب اس بات کا احساس ہو جانا چاہیئے کہ کمزور ملکوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت طاقت کی بجائے اخلاقی قوت سے کام لینا ضروری ہے۔ دوران تقریر میں ملک فیروز خاں نون نے اقوام متحدہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس کے وجود کو عالمی امن کے قیام کے لئے ضروری قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ یہ عالمی ادارہ قانون اور عدل و انصاف کی سربلندی کے سلسلہ میں محدود اختیارات رکھتا ہے۔ چنانچہ اس امر کے باوجود کہ اقوام متحدہ تسلیم کر چکی ہے کہ کشمیر کے لوگوں کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ ہندوستان نے کشمیر کے لوگوں کو ان کے حق خود اختیاری سے برابر محروم کر رکھا ہے۔ اور ان کو وہ حقوق قطعاً نہیں دئے جا رہے جو اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق انہیں ملنے چاہئیں۔ اس کی واضح مثال مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبد اللہ کی نظر بندی ہے۔ وہ پہلے بھارتی حکومت کے ہمنوا تھے۔ لیکن جب انہوں نے بھارتی حکومت پر زور دیا کہ وہ کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کے متعلق بین الاقوامی وعدے پورے کرے تو انہیں بغیر مقدمہ چلائے قید میں ڈال دیا گیا۔ اور اب وہ گذشتہ کئی سال سے قید تنہائی بھگت رہے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے ملک فیروز خاں نون نے ایک مستقل امن فوج بنانے پر زور دیا اور کہا کہ یہ فوج اقوام متحدہ کو زیادہ موثر بنانے میں بہت ممد ثابت ہوگی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں الجزائر اور فلسطین کے مسئلوں پر بھی روشنی ڈالی اور الجزائر کی آزادی اور مہاجرین فلسطین کی واپسی کے لئے موثر کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

## ریل کے حادثے میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دو سو کے قریب پہنچ گئی؟

### اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اور دو کانٹے والے گرفتار کر لئے گئے

لاہور یکم اکتوبر۔ ۲۹ اور ۳۰ ستمبر کی درمیانی رات منٹگمری سے اٹھارہ میل دور گمبر ریلوے اسٹیشن پر ریلوں کے تصادم کا جو ہولناک حادثہ پیش آیا ہے۔ ابتدائی کام کرنے والے مقامی کارکنوں کے بیان کے مطابق اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سو کے لگ بھگ ہے۔ اُدھر ایک خبر رساں ایجنسی نے بھی اطلاع دی ہے کہ ہلاک ہونیوالوں کی تعداد سو سے بڑھ چکی ہے۔ اسی طرح ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ زخمیوں کی تعداد بھی یکصد سے اوپر ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق یہ عظیم نقصان گمبر کے ایک اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر محمد حسین اور کانٹے والوں مسمیان انور مارشل اور محمد اسحاق کی غفلت کی بناء پر رونما ہوا۔ ان تینوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر مواصلات میاں جعفر شاہ نے حادثے کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ کراچی مین لائن پر ٹرینوں کی آمدورفت پرسوں ساڑھے گیارہ بجے شب معطل ہو گئی تھی۔ وہ کل شام ساڑھے چھ بجے دوبارہ شروع ہو گئی ہے

## اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

**طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے — الحمد للہ**

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو رات قدرے تکلیف ہو گئی تھی۔ مگر گذشتہ رات سے کم بہ طبیعت بحال ہو گئی۔ اور اب تک کہ صبح کے ۸ بجے ہیں بفضلہ تعالےٰ کوئی شکایت نہیں۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو گلے کی تکلیف بدستور ہے۔ آواز صحیح طور نہیں نکلتی۔ نقاہت روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

### مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۷ ستمبر (بذریعہ ڈاک)

مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے خون تھوک وغیرہ کے معائنہ جات کا نتیجہ اطمینان بخش رہا ہے۔ لیکن خطرہ ابھی پوری طرح دور نہیں ہوا ہے بے خوابی اور گھبراہٹ کی شکایت ہے اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

## تربیتی کلاس

### مولوی غلام باری صاحب سیف کا لیکچر

ربوہ یکم اکتوبر آج شام سوا آٹھ بجے سے سوا نو بجے تک خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف خدام سے خطاب کریں گے۔ آپ کی تقریر کا عنوان ہے "مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض" دیگر احباب بھی شریک ہو کر استفادہ کر سکتے ہیں۔

### سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر ۸ اکتوبر کو غور کرے گی

نیویارک یکم اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر بحث جاری رکھنے کے لئے ۸ اکتوبر کو سلامتی کونسل کا اجلاس طلب ہو رہا ہے۔


ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء
2-10

# ملک فیروز خاں نون کا بیان

پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ۱۱ ستمبر کے ری پبلیکن پارٹی کے اجلاس میں مسلم لیگ پر سخت تنقید کی اور الزامات عاید کئے جن میں ایک بات یہ بھی کہی کہ:۔

"مارچ ۱۹۵۳ء میں مارشل لاء کے نفاذ اور تحریک ختم نبوت کے دوران میں دو سو سے زاید مسلمانوں کی ہلاکت کی ذمہ داری مسلم لیگ پر عاید ہوتی ہے۔"

اکثر خاص کر دینی کہلانے والی جماعتوں کے ترجمان اخبارات نے نون صاحب کے اس مبینہ بیان پر نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے تو ہلاک شدگان کی تعداد حکومت بہت تھوڑی بتاتی رہی ہے اور کہ خود نون صاحب بھی تو اس وقت مسلم لیگی ہی تھے ان پر بھی تو ویسی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہمیں صحیح علم نہیں ہے۔ کہ نون صاحب نے کیا کہا اور نہ ہم ان پر اعتراضات کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ اہل حدیث کے ترجمان "الاعتصام" نے اپنی اشاعت ۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء میں جو تنقید کی ہے اس کو عجوبۂ روزگار کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا ذرا ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے:۔

"اگر مسلمان تحریک تحفظ ختم نبوت میں حق بجانب تھے اور ان کے مطالبات حقیقت پر مبنی تھے تو اس زمانہ میں ملک صاحب نے کیوں ان کی تائید نہ فرمائی۔؟ اور اگر یہ مسلم لیگ کے ہاتھوں اتنے مجبور تھے۔ کہ اس قسم کی کوئی بات زبان سے نہیں نکال سکتے تھے تو اب موقع ہے۔ اللہ کا نام لے کر آگے بڑھیں اور اپنی حکومت کو مجبور کریں۔ کہ وہ مسلمانوں کے وہ مطالبات تسلیم کرے جو مسلم لیگی حکومت نے تسلیم نہیں کئے تھے۔

اگر ملک صاحب ایسا نہیں کر سکتے اور ری پبلیکن پارٹی کو مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے پر آمادہ نہیں کر سکتے تو بتایا جائے۔ مسلم لیگ اور ری پبلکن میں کیا فرق ہے۔؟

کیا اس قسم کی باتوں سے ملک صاحب مسلمانوں کو استعمال تو نہیں کرنا چاہتے ہ اور مسلمانوں کو مسلم لیگ کی مخالفت پر اکسانے کے لئے تو تحریک تحفظ ختم نبوت کے شہداء کا نام نہیں لیا جا رہا ہے؟ اگر واقعہ یہی ہے۔ تو یہ نہایت نامناسب چیز ہے۔

مسلمان عوام اتنے گئے گذرے کبھی نہیں ہو سکتے۔ کہ کسی کے ساتھ ختم نبوت کے شہیدوں کے خون کا سودا کرنے بیٹھ جائیں۔"

اس تنقید عالیہ کو پڑھ کر ذرا سی عقل رکھنے والا اور ذرا بھی شعر و شاعری سے تعلق رکھنے والا بول اٹھے گا کہ ؎

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بات در اصل یہ ہے کہ ان تعصب کے پتلوں کی مثال جو دن رات فرقہ وارانہ فساد فی الارض کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں وہی ہے جیسا کہ کہتے ہیں۔ "بلی کو خواب میں بھی چھیچھڑے نظر آتے ہیں"۔ کیا اہل حدیث کے مدیر محترم بتا سکتے ہیں کہ ملک فیروز خاں نون کے کون سے لفظ سے یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ "آپ کی تحریک ختم نبوت کے حامی ہیں" بندۂ خدا ملک صاحب نے تو صرف یہ کہا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنی بے تدبیری اور بد انتظامی کی وجہ سے ملک میں ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے کہ مارشل لاء لگانا ضروری ہو گیا تھا۔ اور کہ ان فسادات میں دو سو مسلمانوں کی جانیں ضائع ہوئی تھیں۔ یہ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ شعلہ بیان مقرروں کی شعلہ فشانی جن میں اہل حدیث بھی شامل ہیں اور بعض مسلم لیگی رہنماؤں کی بے تدبیری وغیرہ کی وجہ سے ملک میں سخت نازک حالات ہو گئے تھے اور غریب مسلمانوں کی جانیں تلف ہوئیں بعض جیلوں میں گئے۔ کئی بچے یتیم اور خواتین بیوہ ہو گئیں۔ کیا اس کے یہ معنی ہونگے کہ ہم بھی فسادیوں کی تحریک ختم نبوت کے حامی ہیں؟

یہ لوگ ہیں جو بلند بانگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کو پسند نہیں کرتے لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ یہ لوگ ہم اسی وقت اس کی مذمت لچھے دار الفاظ میں کرتے ہیں۔ جب ان کو دوسروں سے اپنے خلاف شکایت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جب دوسروں کو نقصان پہنچانے کا خیالی موقعہ بھی ہاتھ آئے۔ تو یہ کبھی نہیں چوکتے۔

مولانا! اس وقت چونکہ ملک صاحب کے سامنے مسلم لیگ ہی تھی اور صرف پارٹی پالٹکس کا ذکر تھا اس لئے انہوں نے مسلم لیگ کا نام لیا ہے ورنہ ملک صاحب جو کہنا چاہتے تھے یا جو انہیں کہنا چاہیئے تھا۔ وہ یہ ہے کہ ۲۰۰ (دو صد) مسلمانوں کا خون اہل حدیث - مودودی جماعت - احراری دیگر متفرق علمائے کرام اور مسلم لیگ کے بعض زعماء کے سر پر ہے۔ انہوں نے اشتعال انگیزیاں اور بے تدبیریاں کر کے ملک میں خطرناک فساد پیدا کر دیا۔ یہاں تک کہ حکومت کو ناچار مارشل لاء لگانا پڑا۔ اور آج تک مسلمان یتیم بچے اور بیوائیں انہی سبب کی جان کو رو رہی ہیں۔ مولانا! آپکی جان کو بھی

# کسرِ صلیب

از مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب فاضل مربی سلسلہ متعین کراچی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ دنیا میں جب مسیح موعود آئے گا۔ تو اس کا بڑا کام کسرِ صلیب ہوگا۔ جیسا کہ حدیث بخاری کے الفاظ یکسر الصلیب سے ظاہر ہے۔ اب اگر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ سیدنا حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسرِ صلیب کا کام سرانجام دے دیا۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ جس کی خبر اصدق الصادقین حضرت خیر المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

## کسرِ صلیب کا مفہوم

سب سے پہلے ہمیں کسرِ صلیب کا مفہوم سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ مسیح موعود کسرِ صلیب کرے گا۔ اس سے کیا مراد ہو سکتا ہے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ کسرِ صلیب سے مراد یہ ہے۔ کہ جب مسیح موعود آئے گا۔ تو عیسائیوں کی صلیبیں جو گرجوں پر لٹکائی جاتی ہیں توڑ دے گا۔ لیکن یہ مفہوم کئی وجہ سے غلط ہے۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ یعنے دین میں جبر جائز نہیں۔ اس لحاظ سے آنے والا مسیح عیسائیوں کی ظاہری صلیبوں کو توڑ دے گا۔ تو یہ مذہبی آزادی کے اسلامی اصول کے سراسر خلاف ہوگا۔ نیز سورۃ الحج میں اسلامی تعلیم جہاد کی ایک بڑی حکمت عبادت گاہوں کی حفاظت بتائی گئی ہے۔ خواہ کسی مذہب کی ہوں۔ اس اعتبار سے کسرِ صلیب سے ظاہری صلیبیں توڑنا قرآن کی تعلیم کے خلاف ہوگا۔

۲۔ اگر صلیبوں کا توڑنا موجب ثواب ہوتا تو خلفائے اسلام نے جب عیسائی ممالک فتح کئے تو چاہیئے تھا کہ وہ صلیبوں کو توڑتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صلیبوں کی ظاہری شکل کو مسمار کرنا نہ شرعاً واجب نہ جائز نہ مستحب ہے۔

۳۔ ظاہری طور پر صلیبوں کو توڑنا عقلاً محال ہے۔ کیونکہ صلیب ایک شکل کا نام ہے۔ جو دو متقاطع خطوط سے بنتی ہے اور یہ شکل ضروری نہیں کہ کسی چیز سے بنائی جائے۔ بلکہ لکڑی۔ پتھر۔ سونا۔ چاندی۔ کاغذ بلکہ ہوا انگلی کے اشارے سے بنائی جا سکتی ہے۔ پس یہ عقلاً محال ہے کہ آنے والا مسیح موعود ظاہری صلیبوں کو توڑے گا

۴۔ بخاری شریف کی حدیث میں آنے والے مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے کہ وہ جنگ نہ کرے گا۔ تو اس صورت میں وہ صلیبیں بھی نہ توڑ سکے گا۔ کیونکہ بغیر جنگ کوئی شخص عیسائیوں کی صلیبیں توڑ نہیں سکتا۔ ان مذکورہ بالا وجوہ سے کسرِ صلیب سے مراد صلیبوں کا ظاہر طور پر توڑنا محال ہے۔

## کسرِ صلیب کا صحیح مفہوم

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد۔ یکسر الصلیب میں کسرِ صلیب سے مراد یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی نقطۂ نگاہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ ہے کہ آپ صلیب دئیے گئے اور صلیب پر آپ نے جان دیدی۔ گویا یہ دونوں قومیں متفق ہیں کہ صلیب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو توڑ دیا یعنی آپ کی موت کا باعث صلیب بنی لیکن جماعت احمدیہ قرآن کریم کی ہدایت کے ماتحت یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو صلیب نہ توڑ سکی بلکہ آپ زندہ ہی اتارے گئے اور ایک لمبی عمر پاکر طبعی طور پر فوت ہوگئے۔ پس ہمارے نزدیک کسرِ صلیب سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اترنا مراد ہے کیونکہ الفاظ کسر الصلیب میں صلیب مفرد ہے اور ال اس پر داخل ہے جس سے مراد خاص صلیب ہے اور وہ وہی ہے جس پر یہود نے آپ کو لٹکایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ کہ جب حضرت مسیح موعودؑ آئیں گے تو وہ اس صلیب کا ٹوٹ جانا ثابت کر دیں گے جس پر حضرت عیسےٰؑ کو یہود نے لٹکایا۔ اور آپ کا زندہ بسلامت صلیب سے اترنا واضح کریں گے۔ حدیث کا لفظ یکسر جس کے معنے توڑنا ہیں ایسا لفظ ہے جو تمام جھگڑوں کو حل کر دیتا ہے۔ غیر احمدی حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکائے ہی نہیں گئے اور زندہ آسمان پر چلے گئے اور ان کی جگہ کوئی اور شخص صلیب پر لٹکایا گیا۔ گویا صلیب کا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حق میں انکار کیا گیا۔ لیکن توڑنے کا لفظ بتاتا ہے کہ توڑی وہ چیز جاتی ہے جو موجود ہے۔ لیکن غیر احمدی مسلمانوں نے سرے سے ہی صلیب کا انکار کر دیا۔ پس یہ عقیدہ بھی کسرِ صلیب کے خلاف ٹھہرا۔ یہود و نصاریٰ صلیب پر مر جانے کا اقرار کرتے ہیں۔ گویا صلیب نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو توڑ دیا۔ اس لئے یہ بھی کسرِ صلیب نہیں کہلا سکتا۔ صلیب کے متعلق تمام خیالات کسرِ صلیب کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ حدیث کا مصداق نہیں

---

# آں بیخبر ندید رُخے را کہ دیدہ ایم

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

ما کاروانِ منزلِ دہر لم دیدہ ایم
بارِ حلت از عدم سوئے ہستی دویدہ ایم

ہر سیر گاہِ دشت وجبل را گزاشتہ
ما آہوانِ صحرا ز صحرا رمیدہ ایم

نورِ قدم چو کاشفِ سرِ وجود گشت
از ممکنات بر درِ واجب رسیدہ ایم

از فلسفی مپرس ز اسرارِ کائنات
آں بیخبر ندید رُخے را کہ دیدہ ایم

آمد بہ سیرِ گلشنِ عرفان و گفت باز
محروم و بے نصیب گلے را نہ چیدہ ایم

از بحرہا کلامِ قدس وسعتے نمود
حرفے نہ آں شنید کہ ما زاں شنیدہ ایم

از دو جہان قیمتِ حسنِ ازل فزوں
بنگر دریں خرید، چہ ارزاں خریدہ ایم

جنت بوصل دلبرے دوزخ بہ ہجر اوست
یک لحظہ از فراق بہ آتش طپیدہ ایم

ہو سکتے ۔ البتہ یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آپ کے مخالفین نے صلیب پر مارنے کی پوری کوشش کی۔ آپ کو صلیب پر لٹکایا۔ لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود آپ زندہ رہے اور زندہ ہی صلیب سے اتارے گئے اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے تو یقیناً یہ مفہوم کسر صلیب ہے۔ کیونکہ اس مفہوم کی رو سے صلیب ٹوٹ گئی اور حضرت مسیح زندہ رہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سچے مسیح موعودؑ کا ایک بڑا کام یہ تھا کہ وہ قرآن کریم کی اس تعلیم کو دلائل سے دنیا میں ثابت کر دے گا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے

## حضرت بانی سلسلہ مسیح موعودؑ ہیں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے یہ امر آکر دنیا میں مضبوط دلائل سے ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے اور صلیب ٹوٹ گئی۔ آپ کے اس عظیم الشان کارنامہ کا یہ اثر پیدا ہوا کہ اسلام کی اشاعت اور اس کے نفوذ کے لئے وسیع راستہ نکل آیا۔ کیونکہ عیسائیوں کے نزدیک مصلوبیت مسیحؑ موجب نجات اور کفارہ گناہ قرار دی گئی ہے۔ اور جب مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مرنا باطل ٹھہرا تو عیسائیوں کے مسائل نجات و کفارہ بھی باطل ٹھہرے اور ان پر لازم آیا کہ وہ کسی شریعت پر عمل کر کے نجات حاصل کریں۔ اور چونکہ عیسائیوں کی شریعت نہیں لہذا ان کے واسطے ضروری ہے کہ یا تو وہ یہودی ہو کر خدا کا عذاب قبول کریں یا مسلمان ہو کر رحمت خداوندی سے حصہ پائیں۔

اب ذیل میں بطور نمونہ وہ دلائل ہم پیش کرتے ہیں جن سے روز روشن کی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب پر نہ مرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت فرمایا ہے۔ اور جس سے قرآن کریم کے اس بیان ما صلبوہ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ اور عیسائیوں پر اتمام حجت۔

## پہلی دلیل شریعت موسویہ کا فیصلہ

استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰ تا ۲۲ میں درج ہے کہ جو شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ قتل کیا جائے۔ اگر ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی غیر طبعی موت کو تسلیم کریں تو آپ کو معاذ اللہ جھوٹا ٹھہرانا پڑتا ہے اسی طرح لکھا ہے کہ جو صلیب پر مارا گیا ملعون ہے۔ اور لعنت کا مفہوم لغت کی رو سے یہی ہے کہ جس کے دل پر شیطان مسلط ہو اور خدا سے دور ہو۔ اب ظاہر ہے کہ صلیبی موت ماننے سے خدا کے راستباز اور مقدس نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ ملعون ماننا پڑے گا۔ حالانکہ یہ تصور کرنا بھی معصیت ہے۔ لہذا درست امر یہی ہے کہ آپ صلیب پر نہیں مرے

## دوسری دلیل
## حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا فیصلہ

عیسائی حضرات کا کہنا یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اپنے مخالفوں کو یہ بڑا معجزہ دکھایا کہ آپ صلیب پر مر گئے پھر مر کر زندہ ہو گئے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ارشاد یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بڑا معجزہ مر کر زندہ ہونا نہیں تھا۔ بلکہ یہ تھا کہ آپ کے دشمنوں نے آپ کو مارنے کے لئے ہر طرح کے اسباب استعمال کرلئے پھر بھی وہ آپ کو مار نہ سکے بلکہ آپ محفوظ اور زندہ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں ہی باتیں بظاہر اعجاز نظر آتی ہیں یعنی مر کر زندہ ہونا بھی بڑا معجزہ ہے اور یہ بھی بڑا معجزہ ہے کہ موت کے اسباب کسی کے لئے جمع ہوں اور وہ نہ مرے۔ آئیے ہم اس بارے میں خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دربار سے فیصلہ طلب کریں کہ آپ نے کونسا معجزہ دکھایا۔ متی باب ۱۲ میں لکھا ہے کہ یہود نے آپ سے معجزہ کا مطالبہ کیا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں نہیں دکھایا جائے گا۔ جیسا وہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ابن آدم تین رات دن زمین میں رہے گا۔"

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اس تمثیلی بیان سے ظاہر ہے کہ آپ مر کر زندہ نہیں ہوئے بلکہ آپ کا معجزہ یونس نبی کے معجزہ کی مانند یہی تھا کہ آپ کے لئے موت کے اسباب جمع تھے لیکن آپ مرے نہیں اور یہ وہی بات ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے پیش فرمائی۔ اگر ایسا نہ مانا جائے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تمثیل باطل ہے۔ کیونکہ یونس کا نشان (جو اس بیان میں مشبہ بہ ہے) مر کر زندہ ہونا ہرگز نہیں تھا۔ بلکہ یہ تھا کہ اس کے لئے موت کے اسباب جمع تھے لیکن وہ مرے نہیں۔

## تیسری دلیل
## واقعاتی شہادت

اناجیل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ دو چور لٹکائے گئے اور جس قدر عرصہ حضرت عیسےٰ صلیب پر لٹکے رہے اتنا ہی عرصہ وہ چور بھی لٹکے رہے اور اناجیل سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ چور اس عرصہ میں صلیب پر نہیں مرے بلکہ ان کو مارنے کے لئے ان کی ہڈیاں توڑنی پڑیں (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۲) اس سے معلوم ہوا کہ جتنا عرصہ حضرت مسیح صلیب پر رہے وہ موت کے لئے یقینی علت نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ موت کے لئے دو قسم کے اسباب ہوتے ہیں ایک وہ جو موت کے لئے یقینی علت ہوتے ہیں جیسے جسم سے دل نکال دینا یا سر اور جسم کا جدا کر دینا وغیرہ۔ دوسرے وہ اسباب ہوتے ہیں جن سے موت ممکن ہوتی ہے یقینی نہیں پس جتنا عرصہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکے رہے وہ عرصہ موت کا موجب نہیں اور موت کا موجب نہ ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ عیسائی اس بارہ میں جو دعویٰ پیش کرتے ہیں یقینی نہیں۔

## چوتھی دلیل
## متبعین کی شہادت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے صلیب دیئے جانے سے پیشتر نہایت گریہ و زاری سے خدا کے حضور دعا مانگی کہ مجھے صلیبی موت سے بچا دیا جائے (مرقس $\frac{14}{35}$) ایسا ہی لوقا میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عاجزانہ دعا کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ فرشتہ تقویت دیتا تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے نبی کی زاری کے ساتھ کی ہوئی دعا سنی یا نہیں۔ اس کے بارے میں آپ کے متبعین کی شہادت عبرانیوں ۵ میں یوں لکھی ہے۔

اس نے آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔ پس دعا اور اس کی قبولیت دونوں کا ذکر اناجیل میں ہے۔ تو کیوں ہم یہ نہ مانیں کہ خدا نے اپنے پاک نبی کو اس لعنتی موت سے بچا لیا بالخصوص جبکہ یہ بھی انجیل کا ہی فیصلہ ہے کہ بدکار کی دعا نہیں سنی جاتی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ ان بے شمار دلائل میں سے چند بطور نمونہ ہم نے اس امر کو ظاہر کرنے کیلئے درج کئے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے اور صلیب ٹوٹ گئی اور آپ کا یہ کارنامہ بتاتا ہے کہ آپ ہی وہ موعود مسیح ہیں جن کی خبر سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی اور آپ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچے ہیں۔

بفضلک انا قد غلبنا علی العدی
بنصرک قد کسر الصلیب المبطر
وصلنا الی المولی بهدی نبینا
فدع ما یقول الکافر المتنصر

---

## درخواستہائے دعا

(۱) مکرم کارپورل محمد اسحٰق صاحب عنقریب ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔
محمد اجمل شاہد مبلغ سلسلہ مقیم ڈھاکہ

(۲) میری صحت خراب رہتی ہے احباب سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے
محمد اشرف مشہدی۔ سندھ

# ایک الہام کی واقعاتی شہادت

(عبدالرحمن صاحب شاکر)

ہندوستان میں جتنے بھی وائسرائے مقرر ہوئے ان میں سے سب سے کم عمر جارج نتھانیل لارڈ کرزن کیڈلسٹن تھے۔ اُن کا عہد حکومت ۱۸۹۹ سے ۱۹۰۵ ہے۔ اُن کے عہد کا۔

سب سے اہم کام تقسیم بنگال تھا۔ یہ صوبہ رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے بہت بڑا تھا۔ اور ایک لفٹننٹ گورنر کے لئے یہ مشکل تھا۔ کہ اسقدر بڑے صوبے کا نظم و نسق کماحقہٗ سنبھال سکے لہٰذا اس کو مشرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم کرکے علی الترتیب آسام اور اڑلیسہ کے ساتھ مدغم کر دیا گیا۔ اہل بنگال نے اس تقسیم کو اپنی قومیت کی ہتک تصور کیا۔ اور اس کے خلاف بڑے زور شور سے تحریک شروع کی۔ انہوں نے ہر ممکن ذریعہ سے اس کی تنسیخ چاہی مگر انگریزوں کے کان پر جوں بھی نہ رینگی۔ اس مہم کے قائد بابو بپن چندر پال تھے۔

ملک کے دوسرے حصوں سے بھی تائیدی آوازیں اُٹھیں۔ مگر سنتا کون تھا۔ مشہور مرہٹہ لیڈر مسٹر تلک نے اپنے دو اخباروں "کیسری" اور "مرہٹہ" کے ذریعہ بہت احتجاج کیا۔ مگر نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کو اس وقت کے گورنر بمبئی لارڈ سڈنہم نے ۶ سال کے لئے قید کر دیا۔

الغرض ہندوستان کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر یہ مہم جاری ہوگئی۔ اور حالت یہ تھی کہ

سنہ ۱۹۰۲-۰۳ء میں لارڈ کرزن نے جو بنگال کی تقسیم کی اُس کی وجہ سے ہندوستان میں آگ بھڑک اٹھی۔ حقیقتاً بنگالیوں کی نیند اچاٹ ہوگئی۔ انہوں نے اپنے مطالبات پیش کرنے میں کوئی کمی نہ کی مگر کہیں شنوائی نہ ہوئی۔

(مسٹر تلک کے سوانح حیات صفحہ ۵۰۱)

سنہ ۱۹۰۵ء کے آخر ہی لارڈ کرزن واپس چلے گئے۔ اور لارڈ منٹو وائسرائے ہو کر آئے انہوں نے منٹو مارلے اصلاحات نافذ کردیں۔ مگر تقسیم جوں کی توں رہی۔

ادھر ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتلایا کہ

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی کی جائیگی۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۸۹ طبع دوم)

گویا اس وقت جب کہ بنگالیوں کے تمام اسباب ختم ہوگئے تھے۔ اور لوگ مایوس ہو چکے تھے۔

خدا نے اطلاع دی۔ کہ اب بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔ اور ان کا مطالبہ مان لیا جائیگا۔ اُس کے بعد ۶ رمئی سنہ ۱۹۱۰ء کو بادشاہ ایڈورڈ ہفتم نے لنڈن میں وفات پائی اور انکے فرزند جارج پنجم بر تخت پر متمکن ہوئے۔ انہوں نے جلد ہی اعلان کر دیا۔ کہ ہم ہندوستان جائیں گے۔ اور دربار میں اہم اعلان کریں گے۔

اس دربار کے لئے تیاریاں ہوئیں دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء میں بادشاہ جارج اور ملکہ میری مع خدام و حشم بمبئی میں وارد ہوئے اور ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو بمقام دہلی دربار ہوا اب بنگال کی تقسیم کی تنسیخ کس طرح پر ہوئی یہ ایک انگریز مصنف ہیرلڈ نکلسن کی زبانی سنئے:-

At the end of the Darbar when the Viceroy has finished his speech, the king to the surprise of all, himself rose, and in a clear voice proclaimed the revision of the partition of Bengal.. (King George V — His Life & Reign pp. 168 by Harold Nicholson, published by Constable & Co London.

گویا اللہ تعالیٰ نے سراسر خلاف توقع غیر معمولی حالات پیدا کئے اور اسوقت جبکہ خود اہل بنگال بھی مایوس ہو چکے تھے۔ اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کی پیشگوئی کو پورا کرنے کیلئے بنگالیوں کی دلجوئی فرمائی۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر فرمایا۔

## زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

# اطفال الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع

حسب سابق امسال بھی اطفال الاحمدیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی انہی تاریخوں یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۵۷ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ورزشی اور ذہنی مقابلوں کے علاوہ دینی اور علمی مقابلے کرائے جاتے ہیں۔ اور ایسی تجاویز بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ جن سے قوم کے ہونہار بچوں میں ترقی کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت پیدا ہو اور دینی خدمات کیلئے ان کے اندر خاص جذبہ پایا جائے۔ اس لئے اس اجتماع میں تمام اطفال کو پورے شوق سے شامل ہونا چاہیئے۔ زعماء و قائدین حضرات سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش فرما دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# انصاراللہ کے سالانہ اجتماع میں نمائندگان کی شمولیت مندرجہ ذیل نسبت سے ہوگی

(الف) ہر ایسی مجلس انصاراللہ جس کے رکن ۲۰ سے کم ہوں۔ ایک نمائندہ منتخب ہوگا

(ب) ہر ایسی مجلس جس کے رکن ۲۰ ہوں۔ ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اور زعیم بلحاظ عہدہ اس مجلس کا نمائندہ ہوگا۔ (بغیر انتخاب کے)

(ج) ایسی مجالس انصاراللہ جن کے ارکان کی تعداد ۲۰ سے زائد ہو۔ بیس یا اس کے جز پر ایک ایک نمائندہ زائد ہوتا چلا جائیگا۔

(د) ایسی بڑی مجالس انصاراللہ جہاں پر زعیم اعلیٰ بھی مقرر ہوں۔ تو زعیم اعلیٰ بھی بلحاظ عہدہ بغیر انتخاب کے مجلس کا نمائندہ ہوگا۔

(ھ) ضلعوار نظام کے ماتحت جہاں پر زعیم مقرر ہو چکے ہیں۔ ان کو بھی اجتماع میں نمائندگی کا استحقاق حاصل ہوگا۔

(و) جن مجالس انصاراللہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں وہ بھی بحیثیت صحابی نمائندہ تصور ہونگے۔ اور ان کو اجتماع میں شرکت کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن ان صحابہ کرام کو اپنے صحابہ ہونے کی تصدیق میں اپنی مجلس کے زعیم کی تحریر ساتھ لانی ہوگی۔ (قائد عمومی انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

# محترمہ برکت بی بی صاحبہ آف سیالکوٹ کی وفات

خاکسار کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب ڈار آف سیالکوٹ ۲۴ر ستمبر کو سوا چھ بجے البرٹ وکٹر ہسپتال لاہور میں بعمر ۵۸ سال کی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس میں کثیر مجمع احباب نے شرکت فرمائی۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اسلئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں۔

مرحومہ نہایت صابرہ، شاکرہ اور اعلیٰ اخلاق والی خاتون تھیں۔ غرباء یتامیٰ اور بیوگان کے ساتھ اُن کا سلوک کمال درجہ کو پہنچا ہوا تھا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے غمزدہ خاوند، چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ مرحومہ کے لئے مغفرت، بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ آمین

(کیپٹن بشیر احمد لاہور چھاؤنی)

# قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ دنیا کا انصاف پسند طبقہ اس حقیقت کا اعتراف کر رہا ہے کہ اس وقت روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے مبلغین ادیان باطلہ کو نیچا دکھانے اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے دنیا کے کناروں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اور یہ امر آپ سے مخفی نہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر قیادت اکناف عالم تک جو تبلیغی جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس کے اخراجات کا انحصار سراسر تحریک جدید کے چندوں پر ہے۔ اگر ہم تحریک جدید کے چندوں کو کما حقہ ادا کریں تو ہم گھر بیٹھے تبلیغ اسلام کے اس جہاد میں ان مجاہدین کے ساتھ ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔ جو ممالک بیرون میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمت کرو گے تو مبلغ مسلح ہو کر باہر جائیں گے۔ ان کے ساتھ قرآنی تفسیر کے ذخائر ہوں گے۔ جن سے قلوب کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ قرآنی گولہ بارود کے سامنے کوئی قلعہ نہیں ٹھہر سکتا۔ ہمارا کام ہے کہ ہم یہ گولہ بارود مبلغین تک پہنچائیں۔ اور تمہارا کام ہے کہ تم اس میں مدد دو۔ اگر تم اس وقت قربانی کرو گے۔ اور سستیاں دور کر دو گے۔ تو تم ہمیں اس قابل بنا دو گے۔ کہ ہم مبلغین کو سامان کثرت سے دیں تا تبلیغ کا دائرہ وسیع کیا جا سکے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ نومبر ۱۹۵۷ء)

ظاہر ہے کہ اگر ہم چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی نہیں کریں گے۔ تو مجاہدین کو تبلیغ کے میدان میں جو مشکلات پیش آئیں گی ان کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔ اور کون مومن ہوگا۔ جو یہ برداشت کرے کہ اس کی وجہ سے تبلیغ اسلام میں روک پیش آئے۔

پس ہمیں یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم سال ختم ہونے سے پہلے پہلے نہ صرف اپنا ہی چندہ سو فیصدی مرکز میں ادا کر دادیں گے۔ بلکہ ۱۹۵۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کے مطابق کوشش کریں گے کہ ہمارے ساتھی بھی تحریک جدید کے اس جہاد کبیر میں کسی دوسرے سے پیچھے نہ رہیں۔

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی طرف سے جماعتوں کو فرداً فرداً درجب الوصول کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر کسی مجلس کو ایسی اطلاع نہ ملی ہو تو وہ ہمیں لکھیں ہم اولین فرصت میں انہیں اس کی اطلاع کر دیں گے۔

جیسا کہ جملہ عہدیداران اور ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدہ جات اور وصولی کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی ہے۔ پس اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یکم اکتوبر سے ۷ر اکتوبر تک ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ اس وصولی کے ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور اپنی مساعی سے دفتر ہذا کے علاوہ مکرم وکیل المال صاحب کو بھی مطلع فرما دیں۔

یاد رہے کہ چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں جن مجالس کا کام نمایاں ہوگا۔ انہیں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سندات دی جائیں گی۔ کوشش کریں کہ آپ کی مجلس بھی سند حاصل کرنے والی مجالس میں سے ایک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:۔ ۱۱ر اکتوبر تک آنے والی رقوم بھی مجالس کے باہمی مقابلہ میں شامل ہوں گی

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

---

# سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۱-۱۲-۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۷ء

## بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ قواعد کے مطابق اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ پچیس عورتوں پر ایک نمائندہ بھجوائی جا سکتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی اس موقع پر منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔ یہ تجاویز یکم اکتوبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز ہر لجنہ اماء اللہ سال رواں کا اپنا بجٹ کل آمد جو ان کی لجنہ کو ہوتی ہے بھجوائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ دوران سال میں انہوں نے کیا خرچ کیا ہے۔

اجتماع کے موقع پر فی البدیہہ اور تیاری کے ساتھ تقریری انعامی مقابلے بھی ہونگے ہر دو کے لئے نام بھجوائیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ کے لئے عنوان اسی وقت بنا دئے جائیں گے جو مقابلہ تیاری کے ساتھ ہوگا۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔ بیرونی لجنات کوشش کریں کہ ان کی طرف سے کافی تعداد میں ممبرات ان مقابلوں میں شامل ہوں۔ مقابلوں میں شامل ہونے والی ممبرات کے نام دو تین دن پہلے دفتر لجنہ اماء اللہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ بے وقت نام پیش کرنے والی ممبرات شامل نہ ہو سکیں گی۔ انعام دو قسم کے ہونگے۔ سکول کی لڑکیاں اور کم تعلیم یافتہ کے لئے الگ۔ کالج کی لڑکیاں اور زیادہ تعلیم یافتہ کیلئے الگ۔ فی البدیہہ مقابلوں کے لئے الگ نام آئیں۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ خلافت حقہ اسلامیہ ۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی ۔ ۳۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ ۴۔ پردہ ۔ ۵ دعا ۔ ۶ رحمۃ للعالمین ۔ ۷ تربیت اولاد۔

اس کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مقابلہ ہوگا۔ شامل ہونے والیاں کاغذ قلم۔ دوات اپنے ساتھ لائیں۔

تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹیں یکم اکتوبر تک بھجوا دیں۔ جس میں علاوہ شعبہ جات لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل کاموں کی رپورٹ بھی شامل کریں

۱۔ سارے سال میں (یعنی یکم اکتوبر ۵۶ء سے ۳۰ ستمبر ۵۷ء تک) چندہ مسجد ہالینڈ کتنا ادا کیا گیا۔

۲۔ سارے سال میں مصباح کے لئے کتنے خریدار مہیا کئے۔

۳۔ سارے سال میں نصرت انڈسٹریل سکول کی مشینوں کے لئے کتنی رقم ادا کی براہ مہربانی سالانہ رپورٹ کے ہمراہ یہ بھی اطلاع دیں کہ آپ کی لجنہ کی طرف سے کونسی ممبر اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں۔ تاکہ رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

---

# چوہدری شاہ دین صاحب بخیریت ہیں

الفضل میں بتاریخ ۲۸/۹/۵۷ چوہدری شاہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹبہ چھپا پیڈ عیدن (سندھ) کی خیریت معلوم کرنے کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ سو چوہدری صاحب موصوف کی خیریت کی اطلاع آ گئی ہے الحمد للہ

تاج الدین لائلپوری (ناظم قضاء) ربوہ

---

درخواست دعا: میرا لڑکا محمد انور ۱۱ ستمبر سے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین مستری عبد الغنی گوجرانوالہ

# بھارت پاکستان سے تخفیف اسلحہ کا سمجھوتہ کر لے

## وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کی پیشکش

نیو یارک ۳ ستمبر:- وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تخفیف اسلحہ کا سمجھوتہ ہو جائے۔ اور دونوں ملک اسلحہ بندی کی حد مقرر کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ تاکہ انہیں ایک دوسرے سے کوئی خطرہ نہ رہے

وزیر خارجہ نے یہ تجویز "نیو یارک ٹائمز" کے نام ایک خط میں پیش کی ہے۔ جس میں آپ نے بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر راج گوپال چاری کے بعض الزامات کا جواب دیا ہے۔ مسٹر چاری نے یہ الزامات "نیو یارک ٹائمز" ہی کے نام ایک خط میں عائد کئے تھے۔ جو چند روز قبل شائع ہوا ہے۔

ملک نون نے لکھا ہے "مسٹر راج گوپال چاری نے اپنے خط میں پاکستان کو ملنے والی امریکی فوجی امداد پر اعتراض کیا ہے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا ہے۔ کہ بھارت اپنی فوجی طاقت بڑھا رہا ہے۔ انہوں نے بھارت کی فوجی تیاریوں کا جواز اس طرح پیش کیا ہے۔ کہ پاکستان کو ملنے والی فوجی امداد بھارت کے لئے خطرہ بن گئی ہے۔

ملک نون نے کہا، بھارت کے اس دعوے سے کہ اس کے ارادے پر امن ہیں۔ یا بھارت کے لوگ جمہوریت پسند ہیں۔ صرف وہی دھوکہ کھا سکتا ہے۔ جسے بھارتی کانگرس سے سابقہ نہ پڑا ہو۔"

وزیر خارجہ نے مزید کہا "اگر امریکی عوام نے بھارت کو بھاری قرضے دیئے تو یہ انتہائی افسوسناک بات ہو گی۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹے دوست ملک کو تباہ کرنے میں بالواسطہ مدد دینے کے مترادف ہو گی۔" آپ نے کہا "بھارت کو کسی قسم کی امداد دینے سے قبل اس سے یہ وعدہ لے لینا چاہیئے۔ کہ وہ کشمیر کا جھگڑا جلد از جلد اور پر امن طور پر طے کر دیگا۔ یاد رہے۔ کہ بھارت کے فوجی اخراجات میں آزادی کے بعد سے اب تک تین گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں اس نے فوجی تیاریوں پر بانوے کروڑ ستر لاکھ روپے صرف کئے تھے۔ لیکن موجودہ مالی سال میں وہ اس مد میں دو ارب باون کروڑ روپے خرچ کر رہا ہے جو پاکستان کے فوجی بجٹ سے ایک ارب بہتر کروڑ روپے زیادہ ہے۔ حال ہی میں بھارت نے دو سو "ہنٹر" لڑاکا طیاروں اتنے ہی جیٹ طیاروں، "ہنیٹ"، "کنبیرا" بمبار طیاروں ایک طیارہ بردار جہاز۔ دو کروزروں تین تباہ کن جہازوں اور چار سرنگیں صاف کرنے والے بحری جہازوں کے لئے آرڈر دیئے ہیں۔

## برطانوی کوہ پیما کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۳ ستمبر:- اکسفورڈ یونیورسٹی کی کوہ پیما مہم کے دو مجروح ارکان جاگ امیری اور کیپٹن سرٹیڈا کل راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے۔ اور اس کے بعد تیزگام میں کراچی روانہ ہو گئے وہ کل بذریعہ طیارہ لندن روانہ ہو جائیں گے تیسرے رکن ہملٹن ابھی راولپنڈی ہی میں ہیں۔ وہ کچھ عرصہ بعد بحری جہاز سے لندن جائیں گے۔ مہم کے دو ارکان جلاٹ اور گلبرٹ برف کے ایک تودے میں دب کر ہلاک ہو چکے ہیں۔

نوجوان جاگ امیری کیپٹن سرٹیڈا بھی تودا گرنے سے شدید مجروح ہوئے تھے چنانچہ امیری کے دونوں ہاتھ ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کے تمام جسم پر فالج کا اثر ہو گیا ہے۔ کل انہیں ایک قلی کی پیٹھ پر لاد کر ٹرین میں سوار کرایا گیا ان کے ہاتھوں اور پاؤں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ چھڑی کی مدد سے لڑکھڑاتے ہوئے چل رہے تھے۔ دونوں کوہ پیما اپنے ساتھیوں کی موت سے بہت متاثر نظر آتے تھے۔ انہوں نے حادثے کے متعلق مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ کیپٹن سرٹیڈا جو مہم کے قائد تھے۔ برطانوی عہد میں خاصہ عرصہ صوبہ سرحد میں گزار چکے ہیں۔ وہ بڑی رواں اُردو اور پشتو بولتے ہیں۔



# "ایک عظیم الشان فوج کی تعمیر کے لئے قوم زبردست قربانیاں دے رہی ہے"

## سابق فوجیوں کی ریلی میں کمانڈر انچیف جنرل ایوب کی تقریر

کھوٹہ ۳ ستمبر کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں نے کہا ہے۔ کہ ایک عظیم الشان فوج کی تعمیر کے لئے قوم زبردست قربانیاں دے رہی ہے۔ اس لئے فوج کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ ملک کے دفاع کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں صرف کر دے اور ہمیشہ اپنی شاندار

جنرل ایوب نے یہ الفاظ کل سابق فوجیوں کی ایک ریلی اور ریکروٹنگ میلے میں پیش کئے گئے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہے۔ جو راولپنڈی سے ۲۳ میل دور کہوٹہ کے مقام پر منعقد ہوا ہے۔

جنرل محمد ایوب خاں نے اپنی تقریر میں ان اقدامات کی وضاحت کی جو سابق فوجیوں کی بھلائی کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اب تک دس ہزار سے زائد سپاہی اور سابق فوجی لاہور۔ منٹگمری۔ ماکھی ڈھنڈ اور غلام محمد بیراج کے علاقے میں آباد کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سابق فوجیوں کی بہتری ملازمتیں دلانے میں مدد دینے کے لئے مختلف مقامات پر آباد کاری لیزان افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ ایسی ملازمتیں ایک سو افسروں اور تقریباً گیارہ ہزار سرداروں کو دلائی گئی ہیں۔

کمانڈر انچیف نے مزید بتایا کہ سابق فوجیوں کو صنعتی اداروں میں فنی تربیت کی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں۔ اور اس وقت مختلف اداروں میں ایک ہزار سابق فوجی فنی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے سابق فوجیوں کو یقین دلایا کہ جنگ کے بعد کی کنسٹرکشن فنڈ سے جو تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کے برعکس مستحق طلباء کو زیادہ وظائف دینے کی کوشش کی جا رہی ہے اس وقت سالانہ آٹھ سو اکسٹھ تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں۔ مختلف فوجی ہسپتالوں میں سابق فوجیوں کے لئے طبی سہولتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور ان کے اور ان کے لواحقین کے لئے تپ دق کے وارڈوں میں ڈیڑھ سو بستر مخصوص ہیں۔

کہوٹہ کی تقریب میں گزشتہ دو عظیم جنگوں میں حصہ لینے والے ممتاز پاکستانی فوجی ایک دوسرے سے بڑی گرمجوشی سے ملے اور انہوں نے اپنے ماضی کی شاندار یادوں کو تازہ کیا۔ ریلی میں چیف آف سٹاف لفٹیننٹ جنرل محمد موسےٰ خاں ریٹائرڈ لفٹننٹ جنرل ایس ایم اے فاروقی ایڈجوٹنٹ جنرل میجر جنرل محمد انور کے علاوہ راولپنڈی کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر بھی شریک ہوئے

## حلقہ ہائے نیابت کی حد بندی پر اعتراضات

لاہور ۳ ستمبر۔ حلقہ بندی کمیشن نے مغربی پاکستان کے اسمبلی کے حلقہ ہائے نیابت کی مجوزہ حد بندیوں کے متعلق عوام سے اعتراضات طلب کئے ہیں اعتراضات ۲۰ اکتوبر تک کمیشن کے سیکرٹری کو سپریم کورٹ لاہور کی معرفت بھیجے جا سکتے ہیں۔

## چین میں بارہ سو جہاز تیار کئے گئے

ہانگ کانگ ۳ ستمبر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ پانچ سال کے اندر کمیونسٹ چین میں مختلف قسم کے ایک ہزار دو سو تینتیس بحری جہاز تیار کئے گئے۔ جن کا مجموعی وزن پانچ لاکھ ٹن تھا ان تمام جہازوں کے ڈیزائن چینی انجنیروں نے تیار کئے تھے۔ اور ان کی ساخت میں تمام چینی مال استعمال کیا گیا۔

## خواتین ڈھاکہ کی طرف سے فرانس کی مذمت

ڈھاکہ ۳ ستمبر۔ آج ڈھاکہ کی خواتین کے ایک اجتماع میں اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک پر زور دیا گیا کہ وہ الجزائر میں فرانسیسیوں کے مظالم بند کرانے کے لئے فوری اور مؤثر کارروائی کریں۔ حکومت فرانس نے دو الجزائری طالبات کو حریت پسندوں کی اعانت کے الزام میں جو سزائے موت دی ہے اجلاس میں اس کی بھی شدید مذمت کی گئی ہے اور سزا واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

## نوائے پاکستان کے ایک اور افتراء کی تردید

نوائے پاکستان" لاہور ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے خلاف سراسر جھوٹی اور کذب و افتراء پر مبنی خبریں چھاپ رہا ہے اس نے ۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء کے پرچے میں ایک نیا افتراء یہ گھڑا ہے کہ ربوہ میں کسی واقف زندگی کے گھر پر چھاپہ مار کر تلاشی لی گئی ہے۔ اس کی یہ خانہ ساز خبر اس کی اپنی کذب بیانیوں اور افتراء پردازیوں میں ایک نئے اضافہ سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی ربوہ میں نہ کوئی "خانہ ساز پولیس" ہے اور نہ ہی کسی گھر پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ یہ خبر اول سے آخر تک جھوٹ کا ایک پلندہ ہے (ادارہ)

## مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ڈویژن کا پہلا سالانہ اجتماع

### بتاریخ ۵-۶ اکتوبر بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام محمد آباد اسٹیٹ منعقد ہوگا

جملہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ڈویژن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا پہلا اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۵-۶ اکتوبر ۵۷ء بروز ہفتہ۔ اتوار بمقام محمد آباد اسٹیٹ ریلوے اسٹیشن ٹالی (میرپور خاص پتھورو لائن) چھوٹی لائن منعقد ہوگا۔ جس میں انشاء اللہ تعالےٰ مرکزی اجتماع کے نمونے پر خدام کی روحانی۔ دینی اور علمی دلچسپیوں کا سامان ہوگا۔ اور مختلف ورزشی اور علمی مقابلے ہوں گے۔ میں جملہ خدام علاقہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے ذریعہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ذوق و شوق سے شریک ہوں۔ اور اس بابرکت روحانی اجتماع سے مستفید ہوں۔ خاکسار سید حضرت اللہ پاشا ایم۔ اے علاقائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد ڈویژن۔ حیدرآباد



## مڈل سکول کے امتحانات

لاہور یکم اکتوبر صوبائی محکمہ تعلیم کی ایک اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ لاہور ریجن میں مڈل سکول کے امتحانات یکم فروری ۱۹۵۸ء سے شروع ہوں گے۔ اعلان میں امیدواروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ۱۴ اکتوبر تک داخلہ کے فارم اور فیس جمع کرا دیں۔ ۳۱ اکتوبر تک داخلہ کے فارموں کے ساتھ ۳/- روپے لیٹ فیس لی جائے گی اور اس کے بعد آنے والی کسی درخواست پر غور نہیں ہوگا۔



## نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

## ٹنڈر نوٹس

I مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے چھپے ہوئے فارموں پر جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں مہر شدہ بند ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۱۰-۵۷ تک دس بجے دن تک دیئے جا سکتے ہیں۔ جو اسی روز پبلک میں ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر کھول دیے جائیں گے۔

| کام کی نوعیت | تخمیناً لاگت بوشرح | پیشگی رقم جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے ہاں جمع کرانی ہوگی | میعاد تکمیل |
|---|---|---|---|
| (۱) پسنجر پلیٹ فارم کے سلیپرز کی اینٹوں سے مرمت اور عمارتوں پلوں اور سٹاف کوارٹرز کی مرمت جن کو ۱۹۵۵ء کے سیلاب میں نقصان پہنچا سیکشن آئی او ڈبلیو سیالکوٹ (اینٹیں ریلوے مہیا کرے گی) | ۱۶۰۰۰/- روپے | ۳۲۰/- روپے | ۳ ماہ |
| (۲) راہ والی بھٹہ کی سافنی کو ٹھانہ۔ دھونکل سیکشن آئی او ڈبلیو وزیرآباد سلیپرز کی جگہ ۳ انٹ کی چنائی (اینٹیں ریلوے مہیا کرے گی) | ۱۲۰۰۰/- روپے | ۲۴۰/- روپے | ۳ ماہ |
| (۳) لائلپور میں گاڑیوں کو دھونے کی عمارت تیار کرنا (اینٹیں ریلوے مہیا کرے گی) | ۱۵۰۰۰/- روپے | ۳۰۰/- روپے | ۳ ماہ |
| (۴) مرالہ بلوچاں میں دو یونٹ تھرڈ کلاس کوارٹر اور ایک فورتھ کلاس یونٹ کوارٹر جس کی قیمت پانچ ہزار سے کم ہو۔ | ۱۱۵۰۰/- روپے | ۲۳۰/- روپے | ۳ ماہ |
| (۵) مریال سٹیشن پر ویٹنگ ہال پسروڑ میں تیسرے درجہ کا شاپ۔ نارووال اور سیالکوٹ میں پمپ ہاؤس بنانا۔ تحصیل شکرگڑھ میں ایک کوارٹر درجہ چہارم اور گمٹی تیار کرنا۔ اور سیالکوٹ میں تیسرے درجہ کا کوارٹر اور ایک چوتھے درجہ کا کوارٹر بنانا۔ سیکشن آئی او ڈبلیو سیالکوٹ | ۱۸۰۰۰/- روپے | ۳۶۰/- روپے | ایک ماہ |

II جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن میں منظور شدہ نہیں ہیں وہ ۱۰-۵۷ تک منظوری حاصل کریں۔ منش انط وغیرہ چھپے ہوئے شیڈول و یٹ میرے دفتر ورکنگ ڈے میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ ریلوے ایڈمنسٹریشن سب سے کم ٹینڈرز منظور کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوگی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

## جاپانی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا

ٹوکیو یکم اکتوبر کل ایک جاپانی طیارہ اوساکا کے ہوائی اڈہ سے روانہ ہوتے ہی گر کر تباہ ہوگیا۔ اس طیارہ میں ارکان عملہ کے علاوہ ستاون مسافر سوار تھے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق کوئی مسافر زندہ نہیں بچا۔

**درخواست دعا**:- بابو فضل الٰہی صاحب پراچہ بھیرہ میں عرصہ تین سال سے عارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ عبدالشکور پراچہ۔ ربوہ